DANISH
(RESEARCH JOURNAL)

Vol. XXVIII - 2010-2011

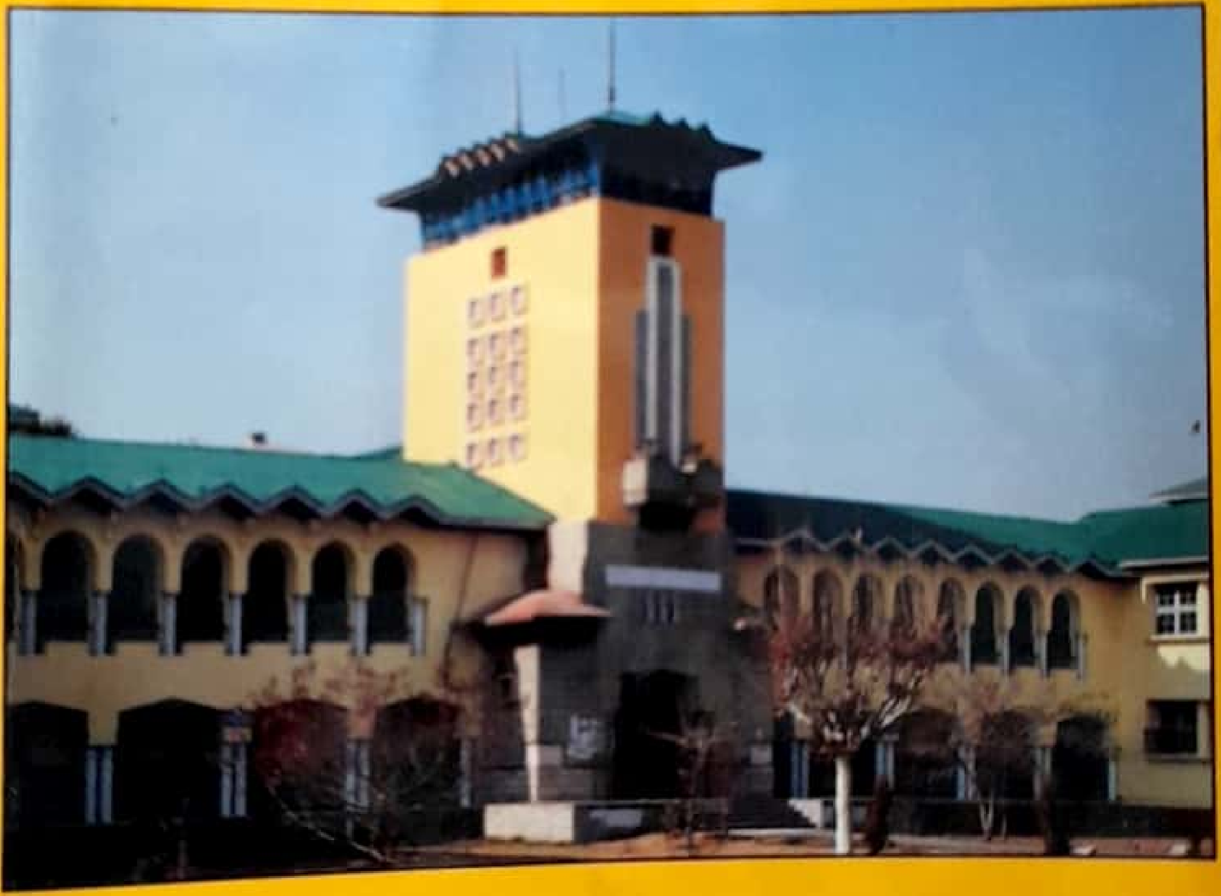

Post-Graduate Department of Persian
University of Kashmir
Srinagar-190006

Printed by: PIYARA PRESS, SGR # 9419007053

Scanned with CamScanner

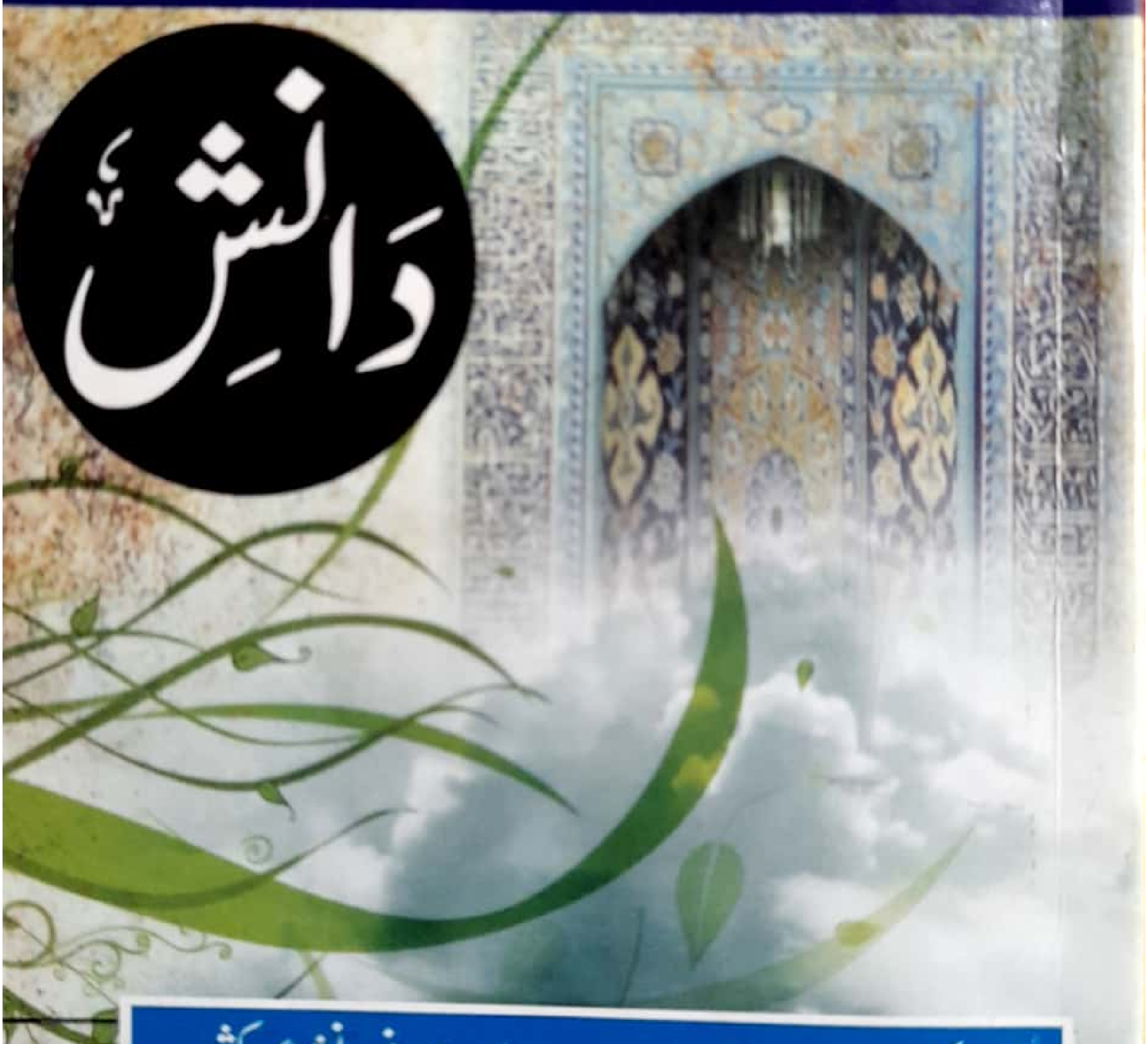

دانش

نشریه گروه فارسی دانشکدهٔ ادبیات وعلوم انسانی دانشگاه کشمیر

Scanned with CamScanner

ISSN 0975-6566 DANISH

دانش

سال تاسیس ۱۹۶۹ میلادی... شماره بیست وهشت ۲۰۱۱ میلادی

مدیر مسئول و سردبیر

پروفیسور سیده رقیه

رئیس بخش فارسی دانش گاه کشمیر

نشریه گروه فارسی دانشکده ادبیات و علوم انسانی دانش گاه کشمیر

کلیه حقوق نشر بحق گروه فارسی محفوظ

- سال چاپ.........ژانویه ۲۰۱۱ء میلادی
- تیراژ...............پانصد نسخه
- بهای یک شماره...........۱۰۰ روپیه
- چاپ خانه.............پیرا پرنٹنگ پریس سرینگر
- سرورق و کمپوٹر کمپوزنگ.........محمد یعقوب

بخش فارسی دانشِ گاه کشمیر

Scanned with CamScanner

شورای مشاوران

- پروفیسور سیده رقیه
- پروفیسور محمد منور مسعودی
- دکتر زبیده جان
- دکتر محمد یوسف لون
- دکتر جهانگیر اقبال تانترے

بخش فارسی ، دانش گاهِ کشمیر

Scanned with CamScanner

فہرست مطالب

پیش گفتار............ پروفیسر سیدہ رقیہ ۹

بخش فارسی

رہبر نژادنو............ پروفیسر سیدہ رقیہ ۱۹

سہم غنی کشمیری در شعروسخن فارسی ...... ڈاکٹر سید انور حسین زاھدی ۲۵

ارزش کلام غنی در عہد حاضر............ ڈاکٹر محمد یوسف لون ۳۵

سبک ھندی............ ڈاکٹر محمد یوسف لون ۴۴

سبک ھندی در شعر غنی............ ڈاکٹر جہانگیر اقبال ۵۲

یاس وناامیدی در شعر غنی کشمیری............ ڈاکٹر محمد اقبال ۵۸

غنی کشمیری............ ابراھیم رضوی ۶۴

نیمایوشیج وشعرنو............ مقصود احمد علائی ۶۹

مومن............ یاسر عرفات ۷۶

بخش اردو

کشمیر کی فارسی تواریخ کا مختصر جائزہ...... پروفیسر سیدہ رقیہ ۸۳

حافظ شیرازی اور ھندوستان............ڈاکٹر سید محمد اصغر علی گڑھ ۹۱

نعتیہ شعروشاعری............ ڈاکٹر نرگس جابرین نسب. ایران ۱۰۴

Scanned with CamScanner

- تاریخ کشمیر....نثر کے آئینے میں....ڈاکٹر محمد یوسف لون ۱۱۸
- پدم شری پروفیسر نذیر احمد
  شخصیت اور علمی وادبی خدمات....ڈاکٹر جہانگیر اقبال ۱۳۰
- غنی کشمیری..................مفتی غلام رسول سامون ۱۵۶
- غنی کشمیری اور ان کی شہرت دوام... ڈاکٹر الفت جان ۱۶۰
- غنی کشمیری میں عصری آگاہی........ڈاکٹر نیلوفر ناز نحوی ۱۶۸
- عصر غالب میں نثر فارسی..........مختار احمد ملہ ۱۷۶
- شعبۂ فارسی میں الوداعی تقریب..... فاروق احمد ۱۸۶

بخش انگلیسی

- Contemporary Sense in Bahar's Poetry
  Dr. Zubaida Jan
- The Life and Poetry of Ghani Kashmiri
  Dr. Hamid Naseem Rafiabadi
- Diwan Kirpa Ram
  A Renowned Persian Historian of Dogra period
  Dr. Jahangir Iqbal Tantray
- Iqbal's Personalist Philosophy
  An Appraisal from Sufistic Perspective
  Mohammad Maroof Shah
- Syllabus and Course of Study

Scanned with CamScanner

ت مآب جناب وائیس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) ریاض پنجابی صاحب دانش کے پچھلے شمارے کی رسم رونمائی فرماتے ہوئے۔

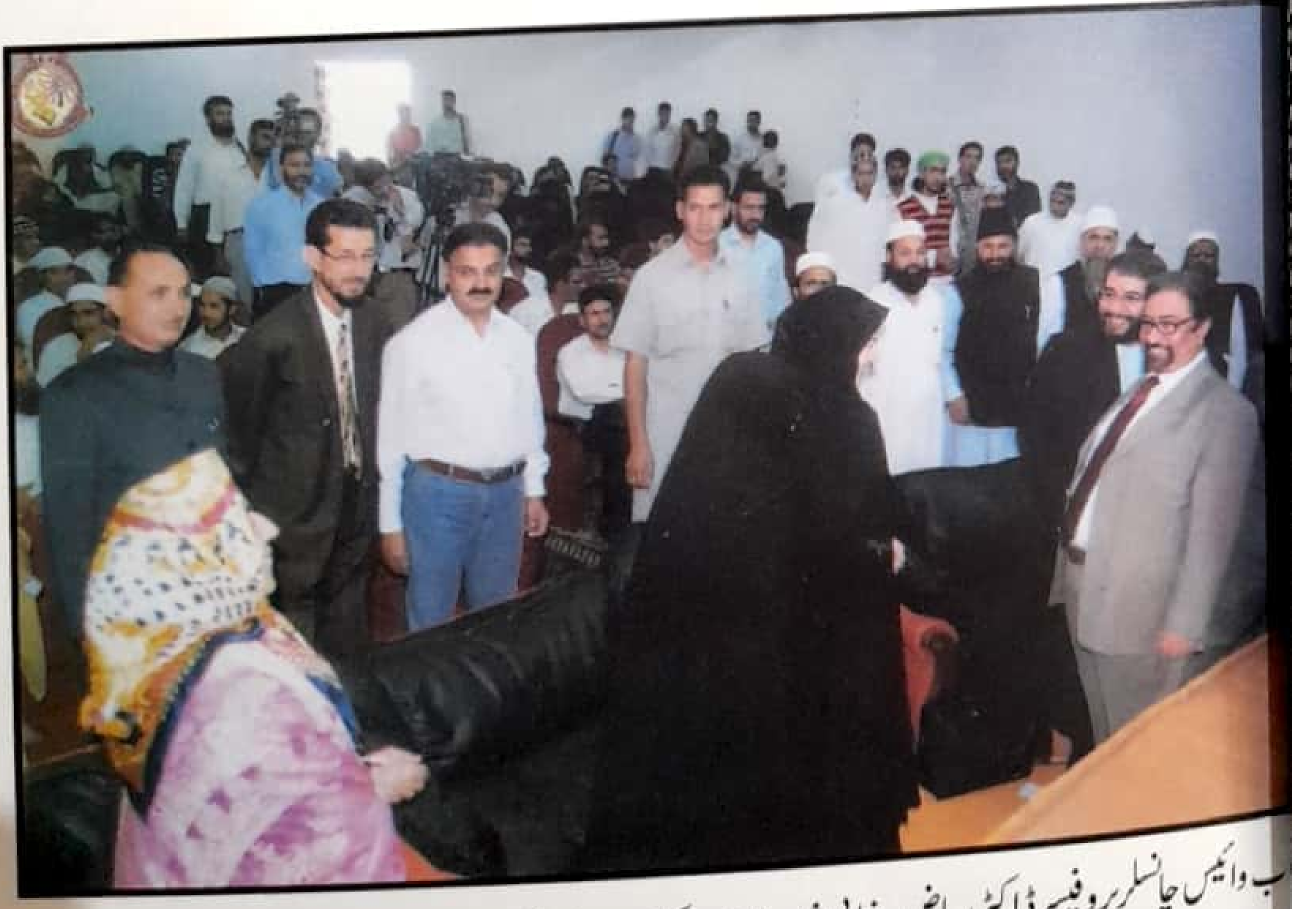

ب وائیس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ریاض پنجابی شعبہ فارسی کے سیمینار میں آئے ہوئے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے۔

Scanned with CamScanner

پیش گفتار

خدائے لم یزل کا بے حد شکر و ثنا ہے جس نے ہمیں اس سال بھی **دانش** کے تازہ شمارے کو اجراء کرنے کی سعادت بخشی۔ یوں تو **دانش** ایک تحقیقی، علمی اور ادبی مجلّہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ہمارے شعبے کا ترجمان بھی ہے۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ ۱۹۶۲ء میں شعبہ اردو اور شعبہ فارسی ایک ہی شعبے کی صورت میں وجود میں آئے تھے۔ اور اس مشترکہ شعبے کے صدر مرحوم پروفیسر عبدالقادر سروری تھے۔ اس زمانے میں بھی اگرچہ ادبیات کے نام سے ایک مشترکہ اردو و فارسی مجلّہ نکلتا تھا لیکن دو سال بعد ہی شعبہ فارسی کے بانی مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد صاحب نے شعبہ فارسی کے انفرادی صدر کی حیثیت سے کرسی سنبھالی ساتھ ہی ساتھ **دانش** کے نام سے ایک نیا ادبی مجلّہ بھی شروع کروایا۔ پروفیسر مرحوم اٹھائیس سال تک شعبہ کے صدر رہے اور انہوں نے نہ صرف درس و تدریس بلکہ فارسی زبان و ادب میں نمایاں تحقیقی اور تدوینی کارنامے انجام دیئے۔ بہر حال ان کی

Scanned with CamScanner

کاوشوں سے مجلہ **دانش** اپنا وجود برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ علمی وادبی دنیا میں ایک خاص نام اور پہچان بنانے میں کامیاب ہوا۔ اُستادِ بزرگوار کے شعبے سے رخصت ہونے کے بعد بھی ہم (ان کے شاگردوں) نے دانش کے لئے خصوصی توجہ مبذول رکھی اور اس کی اشاعت کا سلسلہ بدستور جاری رکھا۔ اس وقت شعبے سے وابستہ اساتذہ کرام **دانش** کی آبیاری کے وسیلے سے فارسی زبان وادب کے ورثے کو عام کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ عصرِ حاضر میں ہمارا دانش نہ صرف کشمیر بلکہ ایران اور برصغیر میں ادبی' سیاسی' سماجی' اقتصادی' تہذیبی اور معاشرتی قدروں کی از سرِ نو احیاء کے لئے گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ فارسی دانان کے علاوہ غیر فارسی دانان علماء و فضلا بھی اس مجلّے کی آمد کے منتظر رہتے ہیں اور ملک و بیرون ملک سے دانشور' مفکر' محقق حضرات اپنے پر مغز مقالات سے اس مجلّے کو زینت بخشتے ہیں۔

یہ بات بھی باعث مسرت ہے کہ یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر جناب پروفیسر ریاض پنجابی صاحب علم وادب کے زبردست مُربی ہیں۔ اُن کے بھرپور تعاون سے نہ صرف شعبہ فارسی بلکہ یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات نے راحت کی سانس لی ہے۔ آپ کی مالی امداد' ادبی واصلاحی تجاویز اور ترقی پسندانہ ماحول نے کشمیر یونیورسٹی کا نام روشن تر کیا ہے۔ بلاشبہ آپ محسن دانشگاہ کہلانے کے مستحق ہیں۔

یہاں پر اس بات کا تذکرہ کرنا بیجا نہ ہوگا ہمارے شعبے میں کچھ اہم تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی۔ ہمارے **دانش** کے کاتب محمد یعقوب صاحب جو پچھلے دس سالوں سے اس کی خوشنویسی کے فرایض انجام دیتے رہے آج کے شمارے کے ساتھ ہی اپنی ملازمت سے بھی سبکدوش ہو رہے ہیں۔ تو گویا شعبہ فارسی کے لئے یہ **دانش** ان

Scanned with CamScanner

کے ہاتھوں کی رنگینی، سحر کاری اور دلکشی کا آخری نمونہ ہوگا۔ **دانش** اور شعبے کی ترقی کے لئے انہوں نے جو خدمات انجام دیں وہ ناقابلِ فراموش ہیں۔ اسی سال ہماری ایک قابل قدر اُستاد ڈاکٹر زبیدہ جان صاحبہ بھی وداع ہو رہی ہیں۔ اُن کی بھی طرح طرح کی خدمات لایق تحسین ہیں۔ ان کی کمی دیر تک ستاتی رہے گی۔ اسی سال یہ شرف بھی حاصل رہا کہ باری تعالی نے اس ناچیز کے حقیر کندھوں کو شعبے کی صدارت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ ہمیں شعبے کی بہتر سے بہتر خدمات انجام دینے کی توفیق نصیب فرماویں۔ آمین۔

ہر سال کی طرح **دانش** کا موجودہ شمارہ بھی تین بخشوں پر مشتمل ہے۔ بخشِ اول فارسی زبان میں لکھے گئے مقالات، بخشِ دوم اردو زبان میں لکھے گئے مقالات اور بخشِ سوم انگریزی زبان میں لکھے گئے مقالات پر مختص ہے۔

بخشِ اول کا پہلا مقالہ راقمہ (پروفیسر سیدہ رقیہ) نے 'رہبرِ نژادنو' کے عنوان سے لکھا ہے۔ یہ مقالہ دراصل میرزا حسین کاظم زادہ کے معروف تصنیف رہبرِ نژادِ نو کی تلخیص ہے۔ جس میں تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کی طرف عام نوجوانوں کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید کرتی ہوں کہ اس سے نوجوان نسل ضرور استفادہ کرے گی۔ دوسرا مقالہ جناب ڈاکٹر سید انور حسین زاہدی صاحب کا ہے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ نے ''سہم غنی کشمیری در شعر و سخن فارسی'' کے عنوان سے اپنا بسیط وعریض مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا مطالعہ علم دوست اور ادب نواز حضرات کے لئے کافی مفید ہوگا۔ ڈاکٹر محمد یوسف لون صاحب شعبہ فارسی کے فاضل استادوں میں سے ہیں آپ کا مقالہ بہ عنوان ''سبک ہندی'' تاریخی ادبی و تحقیقی لحاظ سے بہت ہی اہم ہے۔ موصوف کا دوسرا مقالہ ''ارزش کلام

غنی در عہد حاضر'' کے عنوان سے اسی بخش میں موجود ہے۔ جو غنی کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کی شاعرانہ عظمت کا آیئنہ دار ہے۔ ''نیما یوشیج و شعر نو'' کے عنوان سے ایک اور مقالہ ہے جو شعبہ کے ایک فارغ التحصیل طالب علم مقصود احمد علائی نے لکھا ہے۔ اس مقالے میں موصوف نے شعر نو کی اہمیت و افادیت کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ شعبے کے ایک اور فاضل استاد ڈاکٹر جہانگیر اقبال کا مقالہ ''سبک ہندی در شعر غنی'' کے عنوان سے اسی بخش میں جلوہ افروز ہے۔ یہ مقالہ تحقیقی دلائل کے ساتھ ساتھ طلباء کے مطالعے کے لئے بھی کافی سودمند و نفع بخش ہے۔

دانش کا دوسرا حصہ اردو زبان میں تحریر ہوئے مقالات پر مشتمل ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبے فارسی میں نامور استاد ڈاکٹر سید محمد اصغر صاحب بین الاقوامی سطح پر خاص شناخت رکھتے ہیں۔ آپ کا مقالہ ''حافظ شیرازی اور ہندوستان''، تحقیقی اور تاریخی اعتبار سے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ دوسرا مقالہ راقمہ نے ''کشمیر کی فارسی تاریخ کا مختصر جائزہ'' کے عنوان سے رشتۂ تحریر میں لایا ہے۔ امید ہے کہ اس مقالے سے فارسی کی عہد بہ عہد تواریخ سے مختصر سی جانکاری فراہم ہو سکتی ہے۔ اس بخش کا تیسرا مقالہ دانشگاہ ایران آزاد، تہران کی مشہور و معروف استاد ڈاکٹر نرگس جابرین نسبت کا ہے۔ آپ فارسی کے علاوہ انگریزی اور اردو زبانوں پر بھی دسترس رکھتی ہیں۔ ''نعتیہ شعر و شاعری'' کے عنوان سے تیار کردہ مقالہ دانش کے لئے ارسال کیا۔ جو ادارہ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ ''تاریخ کشمیر نثر کے آئینے میں'' اس عنوان سے ڈاکٹر محمد یوسف لون صاحب نے نثر نویسی کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا ہے۔ مفتی غلام رسول سامون صاحب (پرنسپل اسلامیہ اورینٹل کالج راجوری کدل سرینگر) نے ''غنی کشمیری'' کے عنوان سے بہت ہی بصیرت افروز مقالہ تحریر کیا

ہے۔ڈاکٹر نیلوفر ناز نحوی صاحبہ نے "غنی کشمیری میں عصری آگاہی" کے عنوان سے جو خامہ فرسائی کی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ "غنی کشمیری اور ان کی شہرت دوام" کے عنوان سے ڈاکٹر الفت جان صاحبہ نے ایک جامع مضمون لکھا ہے، اس مقالے سے موصوفہ کی علمی باریک بینی کا احساس ہوتا ہے۔شعبے کے ایک سابق شاگرد مختار احمد ملہ نے "عصر غالب میں نثر فارسی " کے عنوان سے غالب کی فارسی نثر کے حوالے سے بحث کی ہے۔ جو ایک اچھی اور مثبت کوشش ہے۔اس بخش کے آخر پر شعبے کے ایک قابل قدر استاد ڈاکٹر جہانگیر اقبال نے اکیسویں صدی کے بابائے فارسی پدم شری پروفیسر نذیر احمد صاحب کی شخصیت اور علمی و ادبی خدمات کا جائزہ پیش کیا ہے۔

دانش کا تیسرا حصہ ان ادبی و تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے۔ جو انگریزی زبان میں رقم کیے گئے ہیں۔دانشگاہ کشمیر کے شعبہ اسلامیات کے صدر جناب پروفیسر حمید نسیم رفیع آبادی جو معروف محقق، نقاد، ملک اور بیرون ملک میں تحقیق و تصنیف کے حوالے سے اہم مقام رکھتے ہیں ان کا مقالہ بعنوان the life and works of gani kashmiri موصوف نے غنی کشمیری کی حیات اور ادبی و علمی کارناموں پر محققانہ بحث کی ہے۔اس حصے کا دوسرا مقالہ شعبے کی قابل قدر استاد محترمہ ڈاکٹر زبیدہ جان صاحبہ نے contemporary sence in bahari's poetry کے عنوان سے ملک الشعرا بہار کی آزاد اور ہمہ جہت زندگی اور شعری افکار پر موزون بحث کی ہے بہار کی انقلابی شخصیت اور شعر کو بطور احسن لکھا ہے۔ Iqbal's personalist philosophy in appraisal from the suphistic perspective کے عنوان سے جناب محمود صوفی شاہ صاحب کے مقالہ دانش کے اس حصے میں شامل ہے شاہ صاحب نے اقبال کے صوفیانہ نظریات پر بحث کی ہے

Scanned with CamScanner

آخر میں ڈاکٹر جہانگیر اقبال نے اس حصہ میں Diwan Kirpa Ram....' A Renowneal Persion Historian of Dogra Periad کے عنوان سے خامہ فرسائی کرنے کی نمایاں کوشش کی ہے۔

دانش تقریباً پچاس سالوں سے شعبہ فارسی کی علمی، ادبی، ثقافتی، معاشرتی اور تحقیقی ترجمانی کرتا آرہا ہے۔ عالمی سطح کے علمی مراکز میں اس کا ایک منفرد مقام ہے۔

میں تمام مفکروں، دانشوروں اور محققین کا دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہونگی جنھوں نے اپنے تحقیقی مقالات بھیج کر **دانش** کی زینت کو دوبالا کیا۔ تمام اہل علم اور باذوق حضرات سے میری استدعا ہے کہ فارسی زبان کی تاریخی ادبی اور علمی اہمیت کو بھانپ کر اس رسالے کی ترقی و پیش رفت کے لئے اپنی آراء سے ہمیں نوازیں۔

پروفیسر سیدہ رقیہ
صدر شعبہ فارسی

Scanned with CamScanner